

ہفت روزہ قادیان
WEEKLY BADR QADIAN

ایڈیٹر: محمد حفیظ بٹ
ناشر: فیض احمد گنجی
پتہ: ۱۵-۱۵

۱۲۵۴
۱۳۸۵
۱۹۶۵

انشاء راجحہ
قادیان ۲۳ نومبر ۱۹۶۵ء
اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس احقر اور خیریت کے متعلق کوئی مازہ و اظہار نہیں کی سکتی۔ صاب و عافہ ہائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب و ناکام فرمادے۔ آمین۔

قادیان ۲۳ نومبر ۱۹۶۵ء
بعض اوقات غریب سے بھی۔ الحمد للہ۔

جس سالانہ آمد آمد ہے۔ مرکز میں جہاں کام کا خدمت و لازمی اور دیگر امور کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو خیریت سے ہی لے لے اور اس کا خیر غرضی ہو۔ ان کے اہل و عیال اور متعلقین کا بہرہ و نفع و فائدہ ہو اور خیریت و اطمینان ہو۔ ہمارے جیسے لوگوں کے کامیاب و ناکام ہونے پر آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان اور بھارت کے احمدیوں کی فزاداری

بلا خوف و خطر ہونی چوں سمیت جلسہ سالانہ میں شرکت تشریف

از مختم عاجز و مرادہ مزاہم احمد مسیہ اللہ تعالیٰ نالوا و عودہ تبلیغ۔ قادیان

جیسا کہ آپ کو علم ہے ہمارے ملک بھارت اور پاکستان کے مابین جنگ کے بعد سے مسلح کشیدگی کے باعث ہمالیہ علیہ سالانہ قادیان میں پاکستان سے کسی احمدی کی شرکت ممکن نہیں۔ ان حالات میں بھارت کے ہی وہ خوش نصیب احمدی ہیں جنہیں اس سال قادیان کا سفر کیا ہے۔ یہی وہ ہیں جو عرصہ سالانہ میں شرکت کا موقعہ حاصل ہے۔ سوائے ہندوستان اور قادیان کے یہ وہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کریں اور حق ادا کر کے کوٹھڑی کی جائے کوئی احمدی گھر اور اسیارہ جائے۔ جس سے کوئی نہ کوئی فرد جلسہ سالانہ میں شرکت نہ کر سکا ہو۔ جس جگہ حاجت بخوری تعداد میں ملے اور موجودہ دور کی خوشی کے اس کے ہر احمدی گھر لے کر اس کے ایک ایک گھر آنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسی ساری حاجت لے کر آنا ایک غامضہ و پیچیدہ مسئلہ ہے۔ تاہم جلسہ سالانہ قادیان کے بارہ میں آئی سال اپنی فزاداری سننے کی ہر ایک عہدہ پر مامور ہے۔ خداوند کے فضل سے یہی باتیں قبول کر لیں گے۔

باعث قادیان تک سفر آمد و رفت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا پریشانی والی صورت باقی نہیں رہی اور اب ہندوستان کے بعض ذمہ داروں سے متعلق اسے احباب ہوی چوں سمیت بغیر کسی پریشانی کے سفر کر کے قادیان آ رہے ہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دست پوری چوں سمیت قادیان آئے گئے ہوں وہ خط و خطر ہوی چوں سمیت ہر سال ساتھ میں شرکت کے لئے آئیں۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ حالات بہت بہتر ہوئے اور ہمارے ممبروں غرضی طور پر اس علاقہ میں نظریوں اور ممبروں کی آمد و رفت مشکل ہونے سے جوڑا پیدا ہوئی ہے۔ اب تمام وہ امور جو پہلے سے اور حسب ممبروں کی طرف سے اور ان کی آمد و رفت جاری ہو رہی ہے۔

”اسی جلسہ کو دعوتی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خاصیت تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیاد ہی ایسی خدائے تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قرنی تیار کی ہیں جو غریب اس میں آئیں۔ میں اس کی کوئی نگرانی و قیاد کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہی نہیں۔

راہبشتارے روئے ہوا ہے
پس مبارک ہے وہ شخص جو اس مرتد اور ان حالات میں مرکز مسند میں حاضر ہوتا اور اپنی روح کی صفائی کے سامان کرتا ہے اور اپنے لئے ایسا زاد راہ تیار کرتا ہے جو آخرت میں اس کے کام آئے۔ اور ابدی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جلسہ سالانہ میں تشریف لائے دوست اطلاع دیں
از مختم عاجز و مرادہ مزاہم احمد مسیہ اللہ تعالیٰ نالوا و عودہ تبلیغ۔ قادیان

اس سال قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء میں منعقد ہو رہا ہے جو دعوت اس جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے دوستوں کو دعوتی تشریف آوری کے متعلق مجھے جلد از جلد اطلاع دیں کہ کس تاریخ کو پہنچ رہے ہیں یا اور کتنی تعداد میں نیز اگر اہل و عیال بہرہ ہوں تو بھی اس کا ذکر کیا جائے۔

حضرت مرزا ناصر احمد رضا خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روحی مقدس میں ذکر اور آپ کے سوانح

از جناب ملک مولوی الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف صاحب احقر قادیان

(۱)

الباب الاول میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی وعدہ کے مطابق حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے۔ ہماری دعا ہے کہ ایدہ اللہ بروجہ القدس واعاذه من ذلک الخ۔ آمین۔ الحمد للہ الحمد للہ جو امت پر ایسا پختہ پر بھیج ہو گا اور کسرت خیال پر کال طور ہوا۔ اور اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ الفاظ ملنے کا خاص فضل و احسان جو امت پر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کا بنیاد کامیاب و کامران اور شرف ہو گا و دعا والی میں حاضر ہونا حضور کے لئے کیا ایک امر عطا اور بیعت کے لئے بھیج کر جنت کا ایمان حق الیقین تک اپنے ہر کائنات حضور کے وجود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پوری ہو گئی ہیں دوسری طوط خلافت تالیف کا ظہور میں آنا مبارک امر تھا۔ سویر دو مبارک امور کا ذکر پہلے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ولادت کی پیشگوئی میں ان الفاظ میں آتا ہے۔ دو شنبہ بے مبارک دو شنبہ دو شنبہ دو شنبہ (۱۸۹۹ء) جو میر کی ساواؤ اقل واقع ہوا۔ اور اس روز غلابت تالیف کا مبارک وجود ظہور میں آیا۔ صدق اللہ و صدقہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا میں میرے گھٹے میں درج کرتا ہوں جو میری سمجھ کے بہت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ میں ہیں امور تالیف کے لئے چاہیں۔ اہل یرک صاحب دعا کو مخاطب کر کے بھی جو پیش کیا جاتا ہے اس کے حقیقی مخاطب جنس دفع صاحب دعا کے پیر ہوئے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوری الفاظ میں مخاطب ہیں کہ والدین اکابر ان کے شرفا ہے جس خدمت کریں۔ سالانہ حضور مسلم کے والدین اس وقت موجود نہ تھے۔

کے کسی کو بٹا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں یہ ثابت ہے کہ بعض پیشگوئیوں میں حضور کے مراد ہونے کی تالیف تھے کسی کے متعلق پیشگوئی اس کے پیشگو پوری ہوئی تیسرے انبار و افلیا اور اولاد و عطا ہونے کی بشارت تھی وہی بات ہے جس جب اس اولاد کا حامل ہونا مقدر ہوتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب التوحید التوحید یا انبار الفاضلین۔ انا انزلناہ فی میان القادیا رب الحق انزلناہ و رب الحق نزل وکان امر اللہ معقولاً و تدکرہ ص ۲۷۸۔ ۲۷۹ نزل ۱۸۹۹ء میں اپنی ظاہر میں ایک یہ کہا بنا۔ الفاضلین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ ساری نسل مخاطب ہے جن میں سے خاص طور پر ایک کے نزل و نازل ان باقی کا ذکر ہے۔ دوسری یہ کہ نزل و نازل میں خاص حکم الہی کسی کے ظہور میں آئے اور کسی اعلیٰ روحانی منصب پر فائز ہونے کا معنی و دلیل ہے تیسرے قادیان سے قریب آباد ہونے کا ذکر ہے اور وہ مبارک ظاہر ہی مسافت کے حالات سے بھی صرف چند کھنڈوں کا شرف ہے ہر ایک ملک کا حامل ہونے کی وجہ سے بھی قریب ہے اور میرے برائی بات یہ ہے کہ تربیت و اعلا کے حکمت اللہ اور قیام اللہ خلافت بننے سے وہ اپنی مرکزیت میں معزوی رنگ میں قادیان کے قریب ہو گیا ہے۔ سو یہاں بتا گیا ہے کہ خلیفۃ المسیح کے یوں مقدر تھا کہ گویا ایک خلیفہ چار انتقال فرما جائے اور دوسرے خلیفہ وہاں حق کے ساتھ ذل فرما ہوں و دفعہ بیان کیا ہے کہ حق کے ساتھ ملے نازل کیا ہے۔ اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ اس میں امکانی دوسرے سارا لے کے قادیان کو دائمی تخت گاہ رسولی ہے۔ پھر خلیفہ کی انبار گاہ اس سے باہر کیوں ہے اور کیوں انتخاب بھی قادیان سے باہر ہوا ہے بتا گیا کہ دوسرے باطل ہے ہم تخت گاہ رسولی کے نقلی شہر میں جو کہ با معزوی رنگ میں قادیان

کی برکات و نواہر میں قریب رکھنا ہے۔ نیا خلیفہ تازی کر کے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ اور اس امر میں خاص درست قدرت کا کار فرما ہے کہ قادیان اور قادیان کے ملک و شہر کے کسی باشندہ کے لئے بھی خلافت کو منتخب کرنے والی شری میں شمولیت ممکن نہ ہوئی۔ اور جو آئیں اس ناسر تا دیان کے قریب خاص روحانی منصب پر فائز ہوں وہی اس الہام کے معنی ہیں گویا یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہوتا ہے۔

(۲) الخدیثک حیدرہ طلیعہ۔ ثنائین حولاً آؤقرہ یاسین خالک۔ و جوی نسلک بیک (۱) مظهر الحق و علو کات اللہ نزل من السماء۔ یعنی مجھے ایک امداد آسمان کی زندگی عطا کر دی گئی ہے آسمانی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس میں بار بار وہ اور تو ایک دور کی نشی و خلیفہ کا۔ بلندی اور غلبہ کا مظهر گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ لہذا ۱۸۰۰ء۔ تذکرہ ص ۱۴۱) گویا آپ کے پاں نسل العبد میں سے ایک مظهر الحق و علو کات اللہ نزل من السماء کے ظہور کی پیشگوئی ہے چھوٹا صاحب پران فایہ اللہ ربی جس کے لئے یہ نازل ہوا تھا

کروٹی میں جین پوتا جو معنوں کی زندگی میں پیدا ہوا جو نمبر نہیں رہا۔ اور خلافت خلافت کے انتخاب سے امت استقامت ہو گیا بار پوری ہوئی اور قدرت ثانیہ کے ظہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ الہی ہو گیا اعلیٰ طے لے لے

عزیزین پر نازل ہوا۔ اور حق وعدہ امت اس انتخاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ میں آشکارا ہوئی۔

۱۹۰۷ء ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء کا الہام آیا تھا

یا ضعیف۔ ائت معی وانا ملک انا خلیفۃ اللہ نزلناہ نزلناہ لک نافلۃ من عندی۔ (تذکرہ ص ۸۲)

اس میں ایک خاص ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ اور پورے کی خبر کو ان الفاظ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت میں

اللہ اس ایک کے کو اس روحانی مقام عطا ہونے کی بشارت دی ہے۔

(۲) ۱۹۰۷ء ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء انا نبشروک بغلام نافلۃ لک

فرمایا۔ ہمیں ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ عموماً کے ہاں لاکا ہو کہ کھانا نہ ہونے کو بھی ہوتے ہیں۔ یا بشارت کی اور وقت تک معروض ہوئی (۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء)

(۳) ۱۹۰۷ء انا نبشروک بغلام نافلۃ لک و العلام کات اللہ نزل من السماء۔ انا نبشروک بغلام نافلۃ لک۔ سبحانک اللہ و نازک و عظیم مالک علم۔ ائقہ کو یہ تفسیر آنا ملک و عباد میں عادی۔ دیکھا۔ ان هذا الا اختلاق۔ اللہ تعالیٰ ان اللہ علی اکل شیخ قدیر یعنی الروح علی من یتقہ من عبادہ و تذکرہ ۱۹۰۷ء ۲۶ دسمبر

ترجمہ ہم ایک لڑکے کی تحفے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق اور عباد کا ظہور ہو گا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تحفے بشارت دیتے ہیں۔ جو رب الہا ہو گا۔ خدا نے ہر ایک عباد کے تحفے پاک کیا۔ اور حق سے سوا نعمت کی اور وہ معارف تحفے سکھائے جس کا علم نہ تھا۔ وہ کرم ہے۔ میرے آگے آگے چلا اور جسے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور وہ دشمن کہیں کے کرم پر ایک بناوٹ ہے۔ اسے معز میں کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اچھا روح و آتیا ہے۔

اس الہام کے بعد حضور کو بٹا عطا ہوئے گئے۔ جس سے یقیناً مراد ہوتا تھا۔ یہاں خود الہام نے آگے بڑھا دیا ہونے کا ذکر کر کے اس حقیقت کا احوال کر دیا ہے۔

محرور یہ نوا مظهر حق و العالی۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کا نام مقام الہی اس طرح بیان کیا کہ

اور پاک خود ہو گا۔

(۶) ۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء صاحب لک خلافاً لکنا۔ دتھب خا خودۃ طلیعہ۔ انا نبشروک بغلام احمد نبیجی۔ ۱۰۰۰ ترجمہ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اسے میرے خدا پاک اولاد و خلیفۃ المسیح میں تحفے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام ہے مسلم جو تالیف اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہے والا۔ (تذکرہ ص ۳۸ ۳۹ء)

یہ وہی صاحب بنی بقی ہو چکے ہیں (۱۲) حضور کو ایک سید کی ولادت کی خبری جو نزل عبادہ مبارک احمد موم ہو گا۔ اور ہم اس کی وہی کو اس وحی کے ساتھ

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے عطا ہونے کے بعض الہامات ہوتے لیکن اس کے بعد کوئی پیشا پیدا نہیں ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ جیسے سے مراد بیٹیل میں

قادیان میں ایک تربیتی جلسہ

جنرل دہشتی جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ اور ایمسان افروز تبلیغی حالات

رپورٹ مرتبہ محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

ظہارت تعلیم کی روش سے منصفہ و پسندیدہ
۱۳۴۰ء کو جب کہ لجنہ علماء مسجد مبارک میں زیر
صدارت جناب شیخ عبدالحمید صاحب ناظر
نظارہ بیت المال الہیہ نے محترم عبدالستار صاحب
مکرم کو اپنے ہارنیش کے تبلیغی حالات بیان
کئے۔ صاحب صدر اور محترم مقرر کی ہجری
تقریر کا ترجمہ اور خلاصہ ملک صلاح الدین
وایم ویسے نے حاضر کیا کرنا یا۔

صدر جلسہ کی تعارفی تقریر جناب صدر
آپ کا تعارف کرتے ہوئے بتایا کہ آپ پانچ
سال سے جماعت احمدیہ ہارنیش کے صدر
ہوئے۔ آپ کا خاندان جماعت میں معروف ہے
اور اس جماعت کے متعدد آزاد قادیان کی
زیارت کر چکے ہیں۔ آپ کے زہد و شہر
سوی صاحب نے ملازمت ترک کر کے
زندگی وقف کی اور اپنا جامعہ حمیدیلوہ
بمقام زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم محترم
عبدالستار صاحب کا ان کی اولین زیارت
قادیان پر خوش آمدید کہتے اور ان کی خوش
گنجی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ یہ کہ ان کو ان علاقہ
میں بھی اس کا موقع ملا ہوگا۔ دیکھنا ملک کے
ہزاروں ہزاروں ہمدردوں کی زیارت کے لئے تڑپتے
ہیں لیکن محروم ہیں۔ بے شک اپنی نقطہ
نگاہ سے قادیان کی کوئی اہمیت نہیں اور
حضرت شیخ موصوف علیہ السلام کے دعویٰ
کے وقت تو قادیان اپنے عہد بہ بنجاب
میں بھی معروف تھا۔ اللہ کا حضور سے
وعدہ تھا کہ جن زمین کے کناروں میں

آپ کو شہرت ہوگا۔ جو حضور کی زندگی میں یہ
بشارت پوری ہوئی اور بعد میں بھی جاری
پوری ہوئی تھی۔ اور اب محترم سوکھا
صاحب کی آمد سے پھر ایک دفعہ پوری
ہوئی ہے۔ آپ سے تقریر کرنا میری
خواہش کرتے سے قبل میں اس جماعت
سے ذاتی تعلق کا ذکر کرتا ہوں جو وہاں
کے اصحاب سے ملاقات کے وقت فوراً
میرے دماغ میں متغیر ہو رہا ہے۔ یکم
دسمبر ۱۹۵۵ء کی شہر کی یاد میرے دماغ
میں تازہ ہے۔ اس روز حضرت علیہ السلام
المسیح النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاد
ہارنیش میں احباب محترم عظیم مسلمان
خوش صاحب صدر جماعت، محترم علی زکیم
مکرم، محترم جہاں آباد صاحب اور محترم ماسلمان
اور دیگر بزرگوارانہاں میں حضرت صاحب کو
دعا دینے کے لئے جمع کیا۔ جب کہ پوری
جماعت نے حضور کو دعا دی اور حضور کے
خاندان میں جن اور افراد تھے۔ ہم حضور
کے پاس پہنچے تو حضور نے محترم عظیم
مسلمان خوش کو مخاطب کر کے یہ الفاظ
فرمائے کہ آپ کے ملک میں بڑا فائدہ
کامیابی ہے۔ اس لئے میں نے آپ سے
میں یہ فرمایا ہوا ہے۔ اللہ کی حمد و ستودہ
پر نور اس دار فانی سے عالم جاودہ
کو سدا ہمارے لیے ہیں۔ اور ہمارے محرم
ہمارے اپنے سابق پرگرام کے مطابق
حضور نے ملاقات کر سکیں گے
لیکن ہم سب اللہ تعالیٰ کے رفعا پر راضی
ہیں۔

جناب عبدالستار صاحب کو کیا آفتاب شمس کی
پرتوں کی معلومات تقریر

جناب عبدالستار
ہارنیش سے قادیان تک

شہزادہ
صاحب صدر دور ویشان کام ایمن
آپ سب کو جماعت ہارنیش میں سلام پہنچاتا
ہوں۔ محترم صدر صاحب کو شکریہ ادا
کر رہا ہوں۔ ان کے بیان سے مشرت
حاصل ہوئی ہے۔ ہارنیش سے روٹا
تے قبل میں نے حضور کی خدمت میں اپنے
مسخرہ کا نام لکھ کر لکھا کہ پہلے میں قادیان
آؤں گا اور پھر انڈیا کے کوٹھڑی ہزار

حضور کی زیارت کروں گا اور پھر وہاں سے
آج پھر روانہ ہوں گا۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا
رسالہ میں مائیں ۱۹۵۴ء کے چوتھے نمبر
کے لئے میں نے اپنے مضمون میں تحریر
کیا تھا درج ذیل کے کسی ایک میں مشائخ میں
کہ مجھے حضور کی ملاقات کی خواہش ہے۔
میں ایسے الفاظ میں بیان کیا کہ میں نے اپنی
تنبیہ کیفیت کا اظہار کروں جو اپنی اہلیہ اور
بچی سمیت ۸ سالہ بزرگوار مسافر پہنچے جاتے پر
پہرہ ہوائی قادیان جلد پہنچنے کے لئے
پیرا دلے حد درجہ ہاتھا۔ قادیان کے
مستحق ایسے تھے کہ مجھے جذبات ہارنیش
کے تمام احمدیوں کے ہیں۔ ان کے لئے
قادیان ہندوستان سے اور ہندوستان
قادیان ہے۔ پونے پانچ بجے شام
جسم قادیان پہنچے تو میں بے حد مسرور
ہوا۔

حضور کے حال کا تذکرہ لیکن صدر

میں پہنچے ہی حضور انور کے وصال
کی اندوخت بھر پوری۔ انا اللہ وانا الیہ
راجعون۔ جب میں پہلی بار بیت اللہ
میں گیا تو فوراً میری بات سے اس قدر
مغلوب ہو گیا کہ میں پانچ منٹ تک
کھڑا نہ کر سکا۔ اور میرے آنسو
بے غماش رہ رہ وصال تھے۔ پھر میں
نے قادیان کی زیارت کی لاشیں پائے
پر جسم ملک سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا
کیا۔

دور ویشان قادیان کی
عبادت گزاری

اللہ تعالیٰ باتیں بیان کرتا ہوں۔ میں دور
کے جویدہ کو ایک بے حیثیت فرد ہوں
مجھے آپ احباب سے محبت کی وجہ
سے بے حد غم تھا ہوتی ہے۔ مجھے
مسجد مبارک میں تہجد ادا کرنے کا موقع
لا ہے۔ یہ ہر روز بیت اللہ میں یہ
خیال کرتے کہ آج رات میں مسجد پہلے
آیا ہوں۔ لیکن ہمیشہ بعینہ ہوتا ہے کہ
اور ضعیف اندازہ کو زائل میں ہوتا
ہوایا۔ ایسے ضعیف اندازہ کو ذکر کرنا
انہیں دیکھ کر ہرگز ایسی مشقت کی

امارت نہ دے گا اور کہے گا کہ ایسی دل
کے مارنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم
بیت میں امام کا ناچا ہے۔ آج بھی میں بیت
جلد آیا۔ مجھے کہ مسجد مبارک کے رونے
بند ہیں۔ میں نے آج تقریباً بیس سالہ
کی تقریب پائی ہے۔ لیکن بیت اللہ
میں پہلی تو ایک ضعیف اور ناچا میں
غیر ان کے صاحب کو تقریب دینے کا ارادہ
مجھے کہ اس وقت کے پنجاب طور پر تھی
ہیں۔

جنرل دہشتی
احمدیہ کا قادیان

ہارنیش میں
قادیان میں
ہیں۔ میں نے ۳ ہجری میں مسجد مبارک میں
اصل کے تہجد کو گھسیٹا۔ میں ہارنیش میں
تہجد کو قادیان میں صبح سرور میں
ہارنیش میں نے ہارنیش کے اول
المومنین تھے اور وہاں میں صدر جماعت مقرر
ہوئے تھے۔ یہ قیادت ہجری میں حضرت
شیخ موصوف علیہ السلام کا ذکر کرتا ہوں
دل سے احمدیت قبول کر کے حضرت علیہ السلام
المسیح النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
کیا کہ کوئی ایسے وہاں مجھ کو
کہا کہ مشقت سے ان آدمیوں کو
خوشحالی کا نام تھا۔ اس کو بعد وہاں
میں ہوا۔ آپ سبوں سے ہوتے
ہے ہارنیش تشریف لائے۔ آپ
تھے وہ وہ قیام ایک مدت ہارنیش
گورا اسٹیٹ نے جو پورٹ ٹرسٹ کے
ڈپٹی مقرر تھے حکام کو تہذیب و ادب
کو مسجد مبارک میں نہ دیا جائے
لیکن حضرت مولیٰ صاحب اس بارہ میں
حکم کی پرواہ کے بغیر اپنے سے اور یہ
اللہ تعالیٰ کے محبوب قدرت مہمانی
کہ ہم سب سالانہ کی بد آپ نے قادیان
میں ہوا تھا تو وہاں سے وہ دن پہلے
اللہ تعالیٰ نے اسے مسافر کو
کے گھاتے اتار دیا تھا۔ آپ کی دہشتی
مخزن تھا کہ اس نے جس میں بھی وہ دیکھ
تھیں۔ ہمارا مرگ اسے مخالفت

کے اور ہر قسم کو دشمنی دے دے ہوں
اسے چھ عورت کے خلاف بددیوانہ
آپ کو وہاں کی ایک مسجد میں گئے تو پھر
احباب کی درخواست پر آپ وہاں امامت
کرانے لگے لیکن جب یہ لوگ مساک احمد
سے خائف ہوئے تو مسجد آپ کے پاس
کو الگ ہو گئے۔ احمدی مسجد احمدیوں کے تصرف
میں رہی۔ پھر عرصہ بعد غیر احمدیوں نے جماعت
میں مقدمہ دائر کیا۔ جس میں فیصلہ ہو گیا
پھر احمدی امام کی امامت میں اس مسجد میں
ہوئی یا بنیہ سریم کوٹ میں حضرت مولیٰ

کے کو ہندوستان کا وقت کیا۔ ایک گھنٹہ بعد
سلام میں اس کی حقیقت کی ہے۔ اس کو
میں ہے۔ ورنہ کہ میں ۱۹۴۲ء میں ۱۹۴۳ء
اس وقت میں ایک بیٹا پیدا ہوا
کی جنہ وہ بڑا وہی ہے۔ میں نے کیا کہ وہ
میں ہوگا۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کی
بہن کا زلیں ہوگا۔ وہ قوم مساک
ہے گا اور اس کی آمد قوم کے راستے میں
مائی ہوگا۔ مبارک احمد کی اور جہاں کہہ دو ایک موت
سے اور اسے۔ ۱۹۴۳ء میں اس موت کے
وقت مومنوں کے تقویٰ کا دل میں خلافت
کے قیام کی وجہ سے اظہار ہوگا۔
رہائی آئندہ

صاحب - حضرت پر بالا اعتبار
 رہتی تھی۔ اس طرح احیاء کو لوگوں پر خوب
 واضح ہوئی۔ فیصلہ یہ کہ اگر کارکنان
 احمدی بھی مسلمان بن گئے، اس کا فائدہ کتنا
 مزید بڑھتا رہتا ہے کہ اس میں
 احمدی افراد کو اپنے امام کی امامت میں شہاد
 ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس پر اس مقدمہ
 والی شہادت جاعت کی مسجد سے پورے طور سے ناخدا
 پر چار مہینوں کے مقام افضال پر شہادت
 باوجود شہاد ارضی حاکمیت نے حضرت
 صوفی صاحب کی تحریک پر غور کیا اور ۱۹۲۰ء
 میں دلی میں تھے، پھر ان کا نام آپ نے
 دارالسلام رکھا۔ آپ کے سامنے اس سے
 ایک کمرہ لے کر انہیں احمدیت لے کر لے کر
 جاعت کی تعداد روز افزوں ہے
 آپ کے زمانہ جلتے اب تک یہ
 طریق جاری ہے کہ تمام جاعت عہدین
 کو دیکھ کر کھانا اجنا بھی طور پر مسجد میں
 بن دلی کرتے ہیں۔ آپ کے نائب کے ملا
 پیر حضرت حافظہ عبید اللہ صاحب مدظل
 کے رہائے گئے تھے۔ جو مہاشات میں عوام
 جانتے دیکھ کر نکال کر دینے پر آپ کی
 روک تھام تھی۔ یہ مقام سنہ ۱۹۲۰ء
 میں رہے۔ اور حضرت صوفی صاحب
 آپ کے آگے تمام باقی لوگ نہایت باقی
 (وہیں) میں یہ بزرگ ہوتے ہیں
 ان کے اہل و عیال کو لے کر ان کے
 لئے ان کے والدین اور حضرت صاحب مدظل
 غلام رسول صاحب مدظل و زہد آبادی
 بارشیں شریف لے گئے۔ آپ بھی
 اپنے عہدہ قائم تھے۔ دو ماہ میں وہاں
 اردو میں تقریریں کرتے رہے۔ میری
 آنکھیں مسجد دارالسلام میں آئے وہ
 عہدوں کے متعلق عجیب تاثر الہی کی
 شاہد ہیں کہ آپ نے اپنی تقریریں
 میں جو بھی آیت قرآنیہ نہ لکھی۔
 ساتھ ہی قرآن مجید کھول کر لوگوں
 کو بتا دی کہ یہاں یہ آیت ہے۔ آپ
 نے دوق کردہ فی نہیں کی بلکہ ہر دفعہ
 قرآن مجید کھولتے ہی اس آیت خدا
 صلی علیہ وسلم آتا۔ ایک تقریر کے متعلق
 کچھ کہی یاد ہے کہ اس میں خیر خیر
 لی ایک کثیر قراؤتیں شکر تھی۔ اور
 ان خیر احمدی افراد نے تقریر سے
 لڑ مہتر کے باعث آپ کو قتل کرنے
 دیتے
 حضرت صوفی صاحب کی جگہ حضرت
 حافظہ جمال احمد صاحب وہاں شریف
 لائے۔ اس وقت وہاں تقریر کرنا
 زور دینا پڑ گیا اور پھر احمدی حیران
 تھے کہ اس تحریک کا مقابلہ کیا کیا
 مانے۔ اور وہ محسوس ہوئے کہ آپ

کی امداد کے حصول کی درخواست کریں
 آپ مستیار کھڑے ہو کر اس سے خوب
 مدافعت کیے اور منہ دو کے دیگر
 مسائل کے لئے بھی اور مہاشات میں
 باہر سے پہنچا پھر خیر احمدی احباب
 کی درخواست پر آپ نے بندو
 ملا جب کے متعلق بہت سی تقریریں
 کیں۔ میں سے پھر احمدی بہت متاثر
 ہوئے تھے کہ ایک ایسے جلسہ میں
 ایک خیر احمدی مولوی عبد الرشید
 ثواب صاحب نے آپ کا گلہ اس
 میں کیا کہ آپ نے یہاں سے کافر احمدیوں
 اور غیر مسلموں کو بہت اجڑا ہوا۔ ایک
 پیر مولانا عبد الصمد صاحب مدظل
 تھارہ ہیں کہ ان کے لئے شہاد احمدی
 صاحب گرجا میں ان کے غلط فہمی
 احمدیت کی مخالفت کی۔ اور یہ
 جرات قشر کے گئے۔ گویا حضرت
 حافظہ صاحب کے عہد سے یہ رویہ
 احمدیت کے متعلق نشریات ہوتے
 لگے۔ میرے لئے باعث خیر ہے کہ
 مجھے آپ کے ساتھ نہایت قریب
 رہنے کا موقع ملا۔ آپ حضرت پیر
 خیرستان کے اسی مدرسہ میں بیٹھ کر
 جماعت احمدیہ کے لئے مجلسوں سے
 پھر حضرت حافظہ عبید اللہ صاحب
 کے ذریعہ حضرت مولوی بشیر الدین صاحب
 وہاں بھیجے گئے تھے۔ آپ کے زمانہ
 میں چندہ کے حافظ سے خوب تعلق رہا
 اور اس میں بہت اضافہ ہوا۔ حضرت
 مدظل صاحب کے زمانہ میں ہمارا
 سالانہ چندہ ڈیڑھ ہزار روپیہ اور
 حضرت حافظہ صاحب کے زمانہ میں
 دو ہزار روپیہ تھا اور حضرت مولوی
 صاحب کے زمانہ میں پانچ ہزار روپیہ
 ہو گیا۔ لیکن اس میں اس وقت بعض تفرقہ
 ایجنڈا خسرانوں نے اپنی ہمت سے
 ایک تفرقہ ہمارے لئے پیدا کر دیا۔ پھر
 خیر مولانا فضل الہی صاحب بشیر وہاں
 آئے۔ آپ بہت پڑھتے تھے۔ اور
 آپ کی قیادت میں جاعت اس قدر
 بڑھ گئی کہ کامیاب ہو گئی۔ اور جاعت کو
 مسجد اور تمام جائیداد کا قبضہ کر لیا
 اب ہم جنرل اسکی میں ایک بڑا پیشہ کر کے
 پناہ لے کر آنا چاہتے ہیں کہ احمدیت
 کا کام باقیہا حضرت خلیفۃ المسیح کے
 گروہان کے احکام کے تابع ہے
 حضرت مولانا بشیر صاحب کی والدین
 کے بعد حضرت مولانا محمد امین صاحب
 میر وہاں شریف تھے۔ جماعت احمدیہ
 مدظلہ جیت کر باقی افراد پر مشتمل ماسک
 چک تھی۔ جو دراصل خلافت سے وابستہ

جماعت کی شیعہ تھی۔ یہ چیزیں مولوی کے مات
 اس امر کی یادگار قائم کر کے بنائیں
 خلافت سیمووی فنڈ کے نام سے دو
 ہزار روپیہ چندہ بھیجنا۔ اور
 مسجد دارالسلام کی
 ان کی زمین اللہ سے
 سے اجازت حاصل
 کر کے مسجد دارالسلام کی بانی عمارت کی
 عید کی عمارت تعمیر کی گئی جس کے لئے بہتر
 ہو سکے کہ ہزار روپیہ ایک ایک سے
 زمین بھی حاصل کیا۔ کی طرح کوئی ایک لاکھ
 روپیہ ہونا چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہ
 بیش نصف لاکھ روپیہ کی قیمت قرار
 کے ذریعہ کام کر کے کی گئی۔
 جب
 را اظہار تھا کہ خواتین نے بھی دکار عمل
 میں حصہ لیا۔ کنکریٹ کے جو قیمت ۱۹۲۰ء
 فنڈ کی پانچ ایک روپی تیار کر گئی تھی۔
 اٹھارہ سو گئے مسلسل دکار عمل کے
 ذریعہ پھر ایک منٹ سونے کے کام بنے
 اس کام کی تکمیل کے لئے خیران جاعت کو
 حیران کر دیا۔ یقیناً یہاں ہزار روپیہ اور
 غلامت میں یہاں کا ایک ہجڑا کا نام
 تھا۔ جو اس کے لئے پورے طاقا طاقا اور
 تھا۔ خیر احمدی قریب کرتے ہیں کہ ان میں
 پھر جاعت کے لئے ایسی شہاد احمدیہ
 سائیکل کر لیا کہ پورے ہوا۔ حضرت پیر
 کے عہد میں سے عرب احمدی بھی ملازم
 اپنی مقدور سے لاکھ کر مدبر قربانی سے
 مولود ہو کر چندہ دینا ہے اور حضرت پیر
 مولود علی اسلام کی برکت سے۔ اور یہ
 دیکھ کر ہمارے قلوب اس یقین سے پڑے
 ہیں کہ احمدیت دنیا پر غالب آئے گی۔
 جماعت کی چھ مسجد
 اس وقت ہمارے
 زلی کی چھ مسجد
 (۱) نظام روز مل مسجد دارالسلام
 کا اوپر ذکر ہے۔
 (۲) نظام نوشکی مسجد فضل جو سلمان
 ایشیائی کے لئے طبعیہ انعام سے جانیں
 ہزار روپیہ کے مرنے کے بعد کرائی
 (۳) مقام سینٹ جیمز مسجد مولانا
 میں چندہ ہزار روپیہ عورت ہوئے۔
 (۴) مقام موشانی ہانس مسجد ہارک
 جو چندہ ہزار روپیہ کے مرنے کے بعد کرائی
 (۵) مقام بائی لورڈ ٹوئیس مسجد ہارک
 اور مقام تریوی مسجد محمود۔
 ہزار روپیہ دو ہزار روپیہ کے بعد کرائی
 جاعت مارشیل کی راہی کے بعد حضرت
 مولانا فضل الہی صاحب

مفت روزہ بدایاں
مدظلہ العالی
تربیت و تعلیم

آگرہ

بزرگوار! جس اپنی بے لوری پوچھا ہے
بڑی شکل سے پہلے ہی دیکھ رہا تھا
خیر اور برکت کے ذریعہ فریادوں کو
خیر و برکت کی جس کے لئے کان اہل مرکز
تیار ہوئے۔ ان کو امام احمدیہ کی
تصانیف کے مطالعہ کا بھی زیادہ سوتہ
نہیں ہے تاہم سچا خدا اخبار و اخبارات
ہے آپ نے تعلیمات و مضامین دیکھے۔
ان کی روشنی میں بلاشبہ ان کے کئے کو تیار
ہوں کہ حق تعالیٰ آپ اسلام کے حقیقی
خادم مسلمانوں کے ہی خواہ۔ جماعت احمدیہ
کے صحیح سرپرست تھے۔ آپ کی عدالتی
سے جو سلام پیدا ہو گیا ہے اس کی
کھلی شاہد بڑی دیر سے ہوئے گی۔
میں اس انعام کو حق پر آپ پر بھیج
جماعت احمدیہ کے غم میں بارگاہ شریک
ہوں اور بارگاہ رب العزت میں دست
پا ہوں کہ وہ مرحوم مدفوع کو اپنے بوجہ
رحمت میں جگہ دے۔ نیز جماعت کے ذمہ
دار حضرات کو ان کے شوق کی تحلیلی کی توفیق
دے، والسلام
سودگوار خیمہ آگرہ

قرار داد و تعزیت جماعت کو ملے گا
کہانہ روز بروز بدین روشناسندہ مسجد
احمدیہ آج کا یہ معمولی جگہ حضرت فیضان
الشیخ رحمہ اللہ کی وفات و حشر است
پہلے گیسے رنگ دھم کا اظہار کرتا ہے۔
نفسور کا کہ صاحب اور قابل احترام امام تھے
ہم احباب جماعت اس ناقابل نفی نقصان
پر تمام دنیا کے احمدیوں اور خاندان حضرت
میت موعود علیہ السلام سے غم درجہ برابر
کے شریک ہیں۔

یہ احمدی بھائیوں اور افراد
شاہان پاک کو بہت میل عطا فرمائے اور حضرت
انور رحمہ اللہ کا عطر کی برکت میں جنت
ساحہ رہی۔ حضرت شیخ موعود علیہ السلام نے اپنے
اس موعود سے کئے ہوئے عوامی اور خصوصی
فرمان ہیں وہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہو چکی
ہیں اور اسلام اور احمدیت کی شہادت کے سلسلہ
میں آپ کی ذات و نیکی کو شاکہ میں ہمیشہ
عزت اور احترام کے ساتھ یاد کی جائے گی اور
آپ کے بیان و موعودہ و افعال پر عمل کر ہم ہمیشہ
توفیق کرتے رہیں گے اور احمدیت ترقی کرے گی
آج کا یہ ایسا حق و حقاہد اور مرزا احمد
صاحب سید ادرک علیہ السلام کے عطر کے
پر خوشی کا اظہار و تہنیت ہے۔

ام جماعت احمدیہ کی رحلت

مندرجہ ذیل کے تحت روزنامہ حقیقت
لکھنؤ مجریہ۔ اور ذمہ دار جناب ایڈیٹر
محترم آئیں احمد صاحب عباسی با۔ اسے
کا کو رو کی حساب ذیل نوٹ شائع ہوا۔
"ام جماعت احمدیہ مرزا
بشیر الدین محمد احمد صاحب
کی رحلت اس اعتبار سے
ایک بڑا اس کا ہے کہ ایک
بہت ہی قابل اور محترم
برصغیر سے آئے تھے۔ مذہبی
اختلافات سے قطع نظر مرزا
صاحب مرحوم کی ذات بہت
سہی صفات کا حامل تھی ان
کا جملہ علمی، حیرت انگیز
ذہانت اور سیاسی زاست
کا بہت سے علم و ادب احمدی
افتخار کو بھی اعتراف تھا۔
پہلے آج سے تقریباً تین
سال قبل مرزا صاحب مرحوم
نے یوپی کے مظفر پور ایک
روز منبر پر ان بپاد و حقاہد
پہلے بہت حسین صاحب ایم۔ ایل
سہی سرپرست مرحوم کے بیان
کا پور میں بھی قیام کیا تھا۔
مافت صاحب سے ملے ہوئے
جب ملاقات ہوئی۔ تو راقم
السطور نے ان کو مرزا صاحب
کا بہت تعریف پایا مافت صاحب
فرماتے تھے کہ ایسے قابل و فاضل
اور ایسے روشن فکر اور عالمی
و دانشور اگر مسلمانوں میں چند
ہی پیدا ہو جائیں تو ان کی حالت
سنبھل جائے۔ راقم السطور
کو خود بھی کئی دفعہ مرزا صاحب
سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور
ہر دفعہ وہ ان کی حیرت و
تاکلیف دہن ہوا نصیرت و
فطانت سے بہت متاثر ہوا۔
اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان
میں وہ تمام جوہر تھے جو ایک
بڑے قائد میں ہونا چاہیے
نہیں عقائد سے اختلاف نہ تھے
کی بنا پر کسی بڑی شخصیت کا اعلیٰ
مدافعت اور اس کی ترقی و ترقی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تحال کا ہندوستانی اخبارات میں ذکر خبر

کہ تدر و وقت کا ذکر کیا گیا
بہت ہی افسوسناک کہ وہی
سے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت
فرمائے۔
روزنامہ حقیقت لکھنؤ
جماعت احمدیہ روحانی پیشوا کی رحلت
روزنامہ شیعون انارک مورخہ
۹۱۱ میں مندرجہ عقائد سے جو خبر شائع
ہوئی اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا
ہے۔
"۸ نومبر مرزا بشیر الدین
محمد احمد امام احمدیہ جماعت
آج جماعت کے مرکز روہی
وفات پا گئے۔ موعود کے
وفات کرنے سے پہلے جماعت
کے سب خلیفہ روحانی پیشوا
کا جماعت کی طرف سے انتخاب
کیا جائے گا مرزا صاحب مدفوع
شریہ احمدی امام سے پورے
جائے ہیں۔ جو تمام دنیا میں
پہلے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک
قابل قدر شخصیت سر محمد فضل
عالم ہیں جو اس وقت انڈین
مدافعت کے ہیڈ کوارٹر میں
یونائٹڈ میٹروپولیٹن کونسل کے
مدیر رہ چکے ہیں۔
رٹریبون اخبار ۹۱۱
جماعت احمدیہ پر غم کے باوجود
کنگ مارٹین کے اشریہ زبان
میں شائع ہونے والے موعودہ
"سماج کنگ" میں موعود کے قول و کلام
ساتھ مندرجہ بالا عقائد سے ایک
تفصیلی نوٹ شائع ہوا جس کا اردو
ترجمہ محکم ہندی سبھی کو ملے گا صاحب
مجلس سلسلہ نے ارسال فرمایا ہے
جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
"جماعت احمدیہ کے لیڈر
حضرت مرزا بشیر الدین محمد احمد
۸ راتر نامہ جماعت کے لیڈر
رہے ہیں رحلت فرمائے۔ آپ
کی تہنیت سے قبل جماعت احمدیہ
کے تیسرے خلیفہ مرزا
ناصر احمد منتخب ہوئے۔"

مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب
محمد احمد صاحب کنگ اخبار کے
رہے موعود سے تھے آپ ۱۲ نومبر
۱۸۸۵ء میں تھانہ کانپور میں پیدا
ہوئے اور ۱۲ راج محلہ میں تعلیم
اٹھائی تھیں۔ آپ کی زندگی میں
جماعت احمدیہ کی ترقی و ترقی حاصل ہوئی اور
انڈیا، انگلینڈ، جرمنی، سپین،
ایڈمبلا، سربیا، یوگوسلاویہ، چین،
کے مختلف حصوں میں احمدیہ جماعت قائم ہوئی
رحلت کے وقت آپ کی عمر ستر سال کی
تھی۔ روزنامہ مساجد کنگ ۱۱۳
مرزا محمد صاحب سے یہ اعلان دی
ہے کہ ان کی طرف سے روزانہ موعود بھیج
روزانہ شیعہ روزنامہ کنگ میں شائع
ہوئے۔ نیز اشریہ زبان میں موعود کے ذریعہ
بھی حضرت ادرک کی رحلت کی خبر شائع ہوئی،
امام جماعت احمدیہ انتقال
مرزا محمد الماجد صاحب دریا بادی
کے موعود اخبار صدقہ جہد لکھنؤ مجریہ
۱۹ نومبر میں مندرجہ بالا عقائد کے
تحت حسب ذیل نوٹ شائع ہوا
ہے۔
"۸ نومبر جماعت احمدیہ
کے امام مرزا بشیر الدین محمد احمد
۸ نومبر کو روہی میں انتقال
فرمایا۔ جن میں دنیا پر برسوں سے
سخت بیمار تھے آتے تھے
اور طبی اور شہید بیماری مکمل
گو کے لئے بچے خود گمراہ
کو موعود وال اور ان کا کلمہ
کو دینے والے سے۔ دوسرے
عقیدے اس کے جیسے ہی ہوں
قرآن معلوم قرآنی کی عالمگیریت
اور اسلام کو ان کی تہنیت میں جو
کو شیعہ انڈین نے سرکاری اور
ادنیٰ احمدی نے اپنی طرف سے
جاری رکھے ان کا قتل و اختلاس
عطا فرمائے اور ان مذہبات کے
طنش میں ان کے اللہ عام مسلمان
درگزر کر رہے تھے بلکہ شیعہ
قرآنی حقائق و مدارک کی تہنیت
جیسے روحانی لوہہ کر گئے ہیں اس کو

۱۱/۱۱/۵۷
۱۱/۱۱/۵۷

ضروری اعلان

اکثر چرغلوں کی طرف سے مرکز کے مختلف صیغہ جات سے دریافت کیا جارہا ہے کہ موجودہ حالات میں جلسہ سالانہ پر مستورات کو ہمراہ لایا جاسکتا ہے یا نہیں بضر میں کسی قسم کی دقت کا امکان تو نہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان بڑا اخلایہ دی جاتی ہے کہ فحاشی کے نفل سے نفاذ یاں میں حالات کا بالکل نارمل رویہ پسکون ہیں۔ اور اسکی طرح راستہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف کا یا ممکن امکان نہیں ہے۔ اس لئے بغیر کسی قسم کی گھبرائیش کے مستورات کے ہمراہ سفر اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بحکمہ کزنظران دعوت و تبلیغ کی طرف سے اعلان کر دیا جاسکتا ہے۔ اسلامی دست زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوں کیونکہ یہ مخالفت شانہ کے قیام کے بعد پہلے پہل جلسہ سالانہ سے اور تاریخی لحاظ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔

اگرچہ موجودہ حالات میں تادیب ان ملک کے سفر میں کسی قسم کی پریشانی کا امکان نہیں ہے تاہم لغات ہائے صدیقی حکام و پولیس افسران سے درخواست کی ہے کہ مہندہ و مہمان کے مختلف حدود و جہات سے علیحدہ سالانہ تادیب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے والے احمدی احباب جب پنجاب کی حد و دیواروں میں داخل ہوں تو بڑے بڑے اسٹیشنوں پر ان کی سہولت کے لئے انتظام فرمایا جائے اور ایسے اسٹیشنوں پر مستحقین کو معین اور رسول کرم چاریوں کو تادیب فرمائی جائے کہ ان احمدی احباب کے سفر میں کسی قسم کی مشکل اور رکاوٹ پیدا نہ کریں۔

جائزہ اور اتر سرریوے اسٹیشنوں پر اپنے سہیلوں کی ہر طرح کی خدمت کے لئے خدام بھی موجود ہوں گے۔ علیحدہ سالانہ تادیب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے والے جملہ کمیٹیوں اور مہتمموں کا اللہ تعالیٰ سے سفر و سفر میں حافظہ و نافرستہ اور انہیں اپنے فضل و العالیات سے نوازے۔ آمین۔

وَمَا ظَنُّوا بِرَبِّهِمْ أَنْ يَنْجُوهُمْ

جلد سے قبل اس کی سو فی صدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں لب لبور حضرت چند دن باقی رہ گئے ہیں امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان برکات سے واقف حصہ پانے کی مساوات بخشے۔ جو سیدنا حضرت سیدنا مولانا غلام اسلم رحمۃ اللہ علیہ اسی جلسہ میں شامل ہوئے۔
وائے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں آمین

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حقتہ آمدنی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شریعت ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا چارواں حصہ مقرر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سہ فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی از بس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سمولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مدین اب تک وصول کی پولیش کا جائزہ لیٹے سے معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ جماعتیائے احمدیہ ہندوستان نے تاحال اس چہرہ کا اور ایجنسی کی طرف مک حقہ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہذا جدہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین ہمدانیان سے رشوت کی جاتی ہے کہ چہرہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ عاجز ہوں۔

تمام عہدیداران ہال کو کوشش کرنی چاہیے کہ بقیہ چند روز کے اندر اندر چندرہ جلسہ کی وصولی سونپ دیدی ہو جائے اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس کے ذمہ چندرہ بقیہ رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو جلد از جلد اس چندہ کی سونپ دیدی اور ایک کی توثیق بخشنے لگے۔ آمین۔

ناظم بیت المال قادیان

زکوٰۃ کی اہمیت

۱۱) زکوٰۃ کن اپنے ارکان میں سے ہے جن میں سے کسی ایک کو کن چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔
 ۱۲) زکوٰۃ اہل مال کو اپنا کرنا ہوتا ہے۔
 ۱۳) زکوٰۃ کن اور ان کی دین میں ایسی ہی لازمی ذمہ داری ہے جیسا کہ مال زکوٰۃ کرنا۔
 پس اصحابِ جامعین کو چاہیے کہ اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہونے والی برکتوں اور ان کی مال کو بڑھانے اور جو تکفیر و عفو کفری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والتقى بمحمد بن عبد الله

علاقہ سے وابستہ
کا محمد
ہیں۔ اس بارہ میں کئی شروک و سواہل پیدا
نہیں ہوتا۔ ہم دامنِ خلافت کو مضبوطی سے
ہمیشہ پکڑے رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ
اشرافِ عالم میں اپنے عہد پر قائم رہنے
کو توفیق عطا کرے۔ آمین۔

تقریر کے اختتام پر صاحبِ مدرسے
شکر و ادا کرتے ہوئے عظیم مقرر سے
دعوتِ استقامت کی تحریکِ عام اعلیٰ کی طرف
سے جماعتِ تالیف سے کوہِ ملکِ اسلام
ورعہ اللہ برکاتہا و بھینا دی۔ اس کے بعد
افسر و تقریر کے آخر پر عظیم صاحبِ
الذہن صاحبِ جہتِ اہلِ دعا و دعاوی
حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳۱

بپ پیچے دو جوان مردوں کا رقص نازانہ
تو اب تک دینا دیکھ ہی اب کی کمی
تقریباً تیرہ سو سیدان میں سے ایک تھا ہے اسی
کی قدرت نے سب سے پہلے جماعت سے لوں کو
اسی جوہر ترائی کی طرف پھیر دیا اور سب نے
شرح صدر کے ساتھ اسے اپنا دوا پہلا لیا
اور تسلیم کیا اور غلیظہ اسے اقبال کے
طور پر تپ کے لہجے میں غلفہ دے کر دیں
کو دیا یہ مقدم کرنے سے عہد کی تبدیلی کی اور
اسے خیمین بچ گیا! وہ ذرا اٹھا لے اس عہد
کو کا حق پرہیزگار کرنے اور تمام اخلاص پر
تمام رہنے اور رہشتم کی دینی خدمات بجا
لانے کی سبھی کو توفیق دینا چاہئے۔
ذرا اٹھا لے آپ کی قیادت میں اسلام
واجوبیت کو اور زیادہ ترقی اور سرحدی
میں اور میں امداد مشکلات کو آسان کر دے

مجلس اعلیٰ قادیان
مجلس اعلیٰ قادیان
مجلس اعلیٰ قادیان

مجلس اعلیٰ قادیان
مجلس اعلیٰ قادیان
مجلس اعلیٰ قادیان

یَا لَیْلَہُ مِنْ کُلِّ فَحْشٍ عَمِیقٍ - و - یَا قُوْنَ مِنْ کُلِّ فَحْشٍ عَمِیقٍ
ترجمہ: تجھے دور دراز علاقوں اندر ملے گا اور - تیرے پاس ہر گنہگار کے

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا چوتھراں

جس کا اندھا

بتا رہا ہے۔

۱۱ - ۱۲ - ۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء - بروز - ہفتہ - اتوار - سوموار

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا

رہنمائی و نیکاد موقعاً

پیشوا یان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

مقام اجتماع

محکمہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امام جماعت احمدیہ کے رُوح پر پرپیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء و روحوان خطاب فرمائیں گے

۱۔ سبقت باری تعالیٰ	۷۔ اسلام اور امن عالم	۱۳۔ احبابِ حق کی ذمہ داریاں
۲۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۸۔ قومی اور ملکی اتحاد و یکجہتی	۱۴۔ فلسفہ احکام شریعت
۳۔ اسلام اور انٹرنیشنل لڈم	۹۔ اسلام اور خدمتِ خلق	۱۵۔ جماعت احمدیہ کی تحریکات
۴۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۰۔ صداقت احمدیت	۱۶۔ تحریکِ عدم - وقفِ جدید
۵۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم	۱۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدرت و عظمت سے جدید اقتباسات	۱۷۔ جدید ہی تحریکات اور احمدیت
۶۔ اسلام کی اقتصادی خصوصیات	۱۲۔ اسلام و مسلمانوں کے متعلق مروجہ دور کی کلیات و فہم و آراء	۱۸۔ نوکر حبیب

نوٹ: جلسہ کے دوران کسی سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور اس جلسہ کی غرض صرف علمی و تحقیقی ہے اس تقریب کی کامیابی کوئی تعلق نہیں اس مجلس کے قیام کے لیے اس مجلس کا اتنی آمد و اخراجات نہیں کہ ممبران کے متعلق کسی طرح کا بوجھ نہ پڑے بلکہ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونے والی ہیں۔

خاکسار مرزا اویس احمد خان غوث و مبلغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور